احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

منگل 21- ستمبر 1999ء

خطبہ نمبر 38

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 21- ستمبر 1999ء - 10 جمادی الثانی 1420 ہجری - 21- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 213

ادائیگی قرض کی نیت

ام المومنین حضرت میمونہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا-

جو شخص قرض لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ اس قرض کو ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے وہ قرض دنیا میں ہی ادا کر دیتا ہے-

(سنن ابن ماجہ- کتاب الصدقات- باب من دان دینا)

جس نے واپس کرنے کی نیت سے قرضہ لیا اللہ اسکی طرف سے ادائیگی کرے گا

قرض لیکر واپس نہ کرنا عدل کے خلاف ہے اور امر الٰہی کے بھی خلاف ہے

جس تسلسل سے میں نے خطبات دیئے ہیں اور کسی احمدی خلیفہ نے نہیں دیئے- شاید ہی کوئی ناغہ ہوا ہو

بیت الفضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختصر خطبہ جمعہ فرمودہ 17- ستمبر 99ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-17- ستمبر 99ء -الحمد للہ کہ آج بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز خطبہ ارشاد فرمانے کیلئے یہاں بیت الفضل تشریف لائے اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا- حضور کا خطبہ ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا-

حضور ایدہ اللہ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 76 تلاوت کرنے کے بعد اس کا ترجمہ بیان فرمایا اور فرمایا اب تک میں جتنے بھی خطبات دے چکا ہوں ضرورت ہے کہ وہ اب دوہرائے جائیں- عوام الناس کو سمجھانے کیلئے پہلے میں احادیث کی اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی لمبی تشریح بیان کرتا تھا-اب یہ ساری باتیں دوہرائی جاچکی ہیں- مجھ سے پہلے کسی خلیفہ نے اس تسلسل سے خطبے نہیں دیئے کہ شاید ہی کوئی ناغہ ہوا ہو-اب میں اختصار سے کام لوں گا اور امید ہے کہ اس طرح سے بھی پیغام پہنچ جائے گا-

حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویؐ کے حوالے سے فرمایا جس شخص نے لوگوں کو واپس کرنے کی نیت سے مال بطور قرض لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کرے گا- حضور نے فرمایا اللہ اس کی توفیق کو بڑھادے گا-اور جس نے قرض واپس نہ کرنے کی نیت سے مال لیا اللہ اس کے مال کو تلف کر دے گا- حضور ایدہ اللہ نے ایک اور حدیث کے حوالے سے فرمایا ایک مقروض شخص جب واپس نہ کرنے کی نیت سے قرض لیتا ہے تو وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے- حضور نے فرمایا یہ بات عام انسانی تجربہ سے ظاہر ہے-

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ملفوظات سے ایک اقتباس بیان فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ قرض کی امانت واپس کرنے میں بہت کم لوگ صادق نکلتے ہیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو مقروض فوت ہو گیا ہو-ایسا موقع آتا تو بعض اوقات صحابہ میں سے کوئی فوت ہونے والے کا قرضہ ادا کر دیتا تھا- پھر ایسے شخص کا جنازہ پڑھا جاتا- حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس التجا اور خلوص سے قرض لیا جاتا ہے اس جذبہ سے قرض واپس نہیں کیا جاتا-اور واپسی پر تنگی ترشی کا اظہار کیا جاتا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا جو شخص توبہ و استغفار سے کام لے تو وہ جان لے کہ استغفار سے اللہ تعالیٰ رزق میں کشائش پیدا کر دیتا ہے- مجھے افسوس ہے کہ بعض لوگ قرض واپس کرنے کی پرواہ نہیں کرتے یہ عدل کے خلاف ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کا جنازہ نہیں پڑھا کرتے تھے- ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کی ادائیگی میں سستی نہ کرے- یہ امر الٰہی کے خلاف ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

ربوہ : 20 ستمبر- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صاحب کو موصول ہونے والی اطلاع ذیل میں درج کی جاتی ہے-

20 ستمبر : حضور ایدہ اللہ تعالیٰ روبصحت ہو رہے ہیں- علاج جاری ہے-

احباب جماعت اپنی شبانہ روز دعاؤں میں پیارے آقا کی صحت و سلامتی کے لئے درد دل کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں- مولا کریم و رحیم اپنے خاص فضل اور رحمت کے ساتھ ہمارے محبوب امام کو جلد اور کامل شفا عطا کرے اور آپ کے تمام دینی منصوبوں کو معجزانہ کامیابیوں سے نوازے- آمین-

تحریک جدید کے مالی جہاد کی شان

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں-

"تحریک جدید کا (مالی جہاد) وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے مقام عطا فرمائے گا- کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا"

(انیس سالہ کتاب ص21)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

خلافت ثالثہ کے دور کے متفرق احمدی راہ خدا میں جان دینے والوں کا دلگداز تذکرہ

ظالموں کے ساتھ خداتعالیٰ کے عبرت انگیز سلوک کے لرزہ خیز واقعات

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 25 جون 1999ء بمطابق 25- احسان 1378 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 154 تا 155 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مُردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

یہ (جان قربان کرنے والوں) کے ذکر کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے یہی آج کے خطبہ کا بھی موضوع ہے لیکن ضمنی طور پر چونکہ مالی سال ختم ہو رہا ہے اس کے متعلق مجھے تحریک کی گئی ہے کہ جماعت کو یاد دلا دوں کہ اس مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنے وعدے پورے کرلیں اور جو کچھ قرض رہ گئے ہیں وہ بھی اتار لیں۔ زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ حساب صاف رہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کے ایک دو اقتباسات اسی ضمن میں میں پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں۔ "پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کرسکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم مطبوعہ لندن ص 497)

اس مختصر تحریک کے بعد اب میں (جان قربان کرنے والوں) کا ذکر شروع کرتا ہوں جو خلافت ثالثہ کے زمانے میں (قربان) ہوئے اور اس تعلق میں سب سے پہلے **ماسٹر غلام حسین صاحب ولد عبدالکبیر بٹ صاحب** کا ذکر کروں گا۔ تاریخ (قربانی) اکتوبر 1967ء ہے۔ آپ 1949ء یا 1950ء میں ترک پورہ بانڈی پورہ مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے گلگت آگئے تھے۔ یہاں چند سال خواجہ ثناء اللہ صاحب مرحوم کے پاس ملازمت کرتے رہے پھر آپ گلگت میں ہی سکول ماسٹر کے طور پر بھرتی ہوئے اور مختلف اوقات میں مختلف سکولوں میں بطور ٹیچر کام کرتے رہے۔ گلگت سے آپ کا تبادلہ چلاس میں ہوا۔ پھر غالباً 1966ء میں چلاس سے بیس پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر تھور نالہ میں آپ کا تبادلہ ہوا۔ احمدیت کی بنا پر وہاں آپ کی مخالفت ہوئی اور غالباً اکتوبر 1967ء میں جب آپ سکول ہی میں رہائش پذیر تھے آپ پر رات کو حملہ کیا گیا اور دشمنوں نے آپ کو نماز پڑھنے کی حالت میں جائے نماز پر ہی ذبح کر دیا اور یوں یہ سادہ مزاج' نیک فطرت' نرم دل اور تہجد گزار مخلص احمدی اس دنیائے فانی سے رخصت ہوا۔ اناللہ.....

حملہ آوروں نے آپ کو (قربان) کرنے کے بعد نعش کو تھور نالہ میں بہا دیا۔ مکرم خواجہ برکات احمد صاحب محلہ ناصر آباد ربوہ بیان کرتے ہیں کہ "خاکسار ان دنوں علاقہ دارپل میں رہائش پذیر تھا۔ اطلاع ملنے پر تھور نالہ پہنچا۔ مقامی نمبردار شیر غازی کے تعاون سے مرحوم کی نعش تلاش کی گئی۔ چلاس پولیس کو اطلاع کی گئی تھی اس لئے وہ بھی ہمراہ تھی۔ سکول سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گہری جگہ صرف آپ کے پاؤں کی انگلیاں دکھائی دیں جن پر سے گوشت گل گیا تھا۔ نعش نکالی گئی اور سکول کے احاطہ میں ہی آپ کی تدفین کی گئی۔ بعدہٗ ملزمان پکڑ لئے گئے مگر معمولی سزا کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ دنیا میں تو بعض اوقات معمولی سزا ہی ملتی ہے اور دنیا کی سخت سزا بھی اس سزا سے بہت معمولی ہے جو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے دی جائے گی۔

پسماندگان۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے چھوٹے بھائی محمد عبداللہ صاحب مقبوضہ کشمیر میں بطور مربی سلسلہ کام کر رہے ہیں۔

مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب آف چک حسن آرائیں۔

تاریخ (قربانی) 13۔ جون 1969ء۔ آپ پانچ بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے جس کی وجہ سے رشتہ داروں سمیت پورا گاؤں آپ کی مخالفت کرتا تھا۔ آپ کے والدین نے احمدیت قبول کرنے کے جرم میں آپ کو گھر سے نکال دیا تو ساہیوال میں آکر اپنے برادر نسبتی کے ہاں رہنے لگے جہاں آپ محنت مزدوری کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد ان کی والدہ ان کو واپس اپنے گاؤں "چک حسن آرائیں" تحصیل عارف والہ ضلع پاکپتن میں لے گئیں۔ آپ کے والد صاحب' والدہ اور دیگر اقرباء آپ پر زور دینے لگے کہ احمدیت چھوڑ دیں۔ آپ کو اس جرم میں اکثر مارا پیٹا بھی جاتا مگر آپ نے نہ بوڑھے والدین کی خدمت سے منہ موڑا' نہ احمدیت سے۔

اسی دوران آپ کے والد صاحب کی وفات ہو گئی۔ آپ نے تجہیزو تکفین کا مکمل انتظام کیا مگر آپ نے اپنے غیر احمدی والد کا جنازہ نہ پڑھا جس سے آپ کے غیر احمدی چچا اور دیگر اقرباء نے بڑا شور کیا اور آپ کی مخالفت کھلے عام ہونے لگی۔ اس گاؤں کے مولوی کو آپ کئی دفعہ بحث میں لاجواب کر چکے تھے۔ اس نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور آپ کی مخالفت کی آگ خوب بھڑکائی۔ چنانچہ وہ آپ کے چچازاد بھائیوں کے ساتھ مل کر منصوبے بنانے لگا۔ آپ نے شریعت کے مطابق اپنے والد صاحب کی زمین کا حصہ اپنی پانچوں بہنوں کو دیا تو بھی آپ کے چچازاد برہم ہوئے اور کہنے لگے تم نے انہیں ہمارے سروں پر بٹھا دیا ہے۔ جب آپ نے قرآن و سنت کا حوالہ دیا تو کہنے لگے کہ تم کہاں کی شریعت کی باتیں کرتے ہو تم خود تو مرزائی ہو۔

اپنے گاؤں سے قریبی قصبہ "قبولہ" میں آپ کا بک ڈپو تھا اور آپ قبولہ جماعت کے امام الصلوٰۃ مقرر تھے۔ آپ معمول کی نمازیں اور نماز جمعہ قبولہ میں ہی ادا کرتے تھے۔

واقعہ (قربانی) 13۔ جون 1969ء کو جب آپ قبولہ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد واپس گاؤں میں آئے تو ان کی اہلیہ نے کہا آج زمین پر نہ جانا۔ میں نے سنا ہے کہ مخالفوں نے آپ سے لڑائی کا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ مگر آپ نے کہا جب میں نہیں لڑوں گا تو وہ خوامخواہ کیسے لڑیں گے۔ چنانچہ آپ خالی ہاتھ اپنی زمینوں کی طرف چل پڑے۔

جمعہ کے روز پانی لگانے کی ان کی باری تھی مگر آپ کے ایک بہنوئی نے ان کا پانی اپنی زمینوں کو لگا لیا۔ آپ نے جا کر دیکھا تو اپنے ایک مزارعہ کو جو برہم ہو رہا تھا کہا "یہ بھی تو اپنے ہی کھیت ہیں' انہیں پانی لگا دو" پھر خود وہیں نالے پر وضو کرنے لگ گئے۔ نماز عصر کا

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت ہو گیا تھا۔ ابھی وضو کر کے واپس کھیتوں میں جا رہے تھے کہ ان کے چچازاد اور چند دوسرے مخالف للکارتے ہوئے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوئے۔ آپ چونکہ گتکے کے ماہر تھے اس لئے ان سے ہی ایک لاٹھی چھین کر اپنا دفاع کرنے لگے۔ آپ کے ایک بہنوئی نے جب یہ دیکھا تو وہ برچھی سے ان پر حملہ آور ہوا۔ برچھی آپ کے پیٹ میں لگی جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ آپ کے ایک کزن جو آپ کی مدد کو آئے تھے انہیں بھی برچھی لگی۔

اس دوران جب کہ آپ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑے تھے۔ گاؤں سے آپ کی برادری کی ایک منافق عورت جو گاؤں میں نیک بی بی کے نام سے مشہور تھی دودھ کا گلاس لائی اور (-) مرحوم کے منہ سے لگا دیا کہ پی لو۔ (-) مرحوم نے اس دودھ کے چند گھونٹ پی لئے۔ آپ کو ہسپتال پہنچانے کے لئے لوگ اٹھا کر شہر کی طرف لے جا رہے تھے کہ آپ رستہ میں ہی (قربان) ہو گئے۔ بوقت (قربانی) آپ کی عمر اکتیس سال تھی۔ اناللہ..... بعد میں پوسٹ مارٹم رپورٹ سے یہ بات سامنے آئی کہ آپ کو دودھ میں اس بظاہر نیک بی بی نے زہر ملا کر دیا تھا۔ کیونکہ پوسٹ مارٹم میں وہ زہر نکل آیا۔

مکافات عمل۔ جس عورت نے (-) مرحوم کو زخمی ہونے کی حالت میں دودھ میں زہر ملا کر پلایا تھا بعد میں وہ پاگل ہو گئی اور لوگ اس کے نزدیک بھی نہیں آتے تھے۔ وہ اسی حالت میں مر گئی اور اس کو بغیر غسل دیئے اسی حالت میں دفن کر دیا گیا۔ باقی ظالموں کا حال معلوم نہیں۔

پسماندگان میں بیوہ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے۔ تینوں بیٹیاں مکرمہ امتہ السلام صاحبہ، مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ اور مکرمہ آنسہ طلعت صاحبہ۔ شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹا مکرم محمد اقبال صاحب لاہور میں الیکٹرونکس کی دکان کرتے ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم وسیم احمد صاحب ربوہ میں لکڑی کا کام کرتے ہیں اور یہ بھی شادی شدہ ہیں۔ تیسرے بیٹے مکرم ناصر احمد مظفر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کیشیئر ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔ اور چوتھے بیٹے مکرم محمود احمد صاحب گڈز ٹرانسپورٹ کا بزنس کرتے ہیں، ربوہ میں رہتے ہیں اور یہ بھی ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔ (-) مرحوم مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب سابق (مربی) جاپان کے خالو تھے۔

مکرم سید مولود احمد بخاری (-) ولد سید محمود احمد صاحب کوئٹہ

یوم (قربانی) 9 جون 1974ء۔ جون 1974ء سے ہی کوئٹہ میں مولویوں نے مساجد میں جماعت کے خلاف منافرت انگیز اور شر پھیلانے والی تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا تھا جبکہ سید مولود احمد (-) اپنے والدین کے ساتھ کوئٹہ کے نواحی گاؤں میں رہائش پذیر تھے۔ صبح کے وقت سکول میں ملازمت کرتے اور شام کے وقت پڑھائی کرتے اور بی۔ اے کی تیاری کرتے تھے۔ 8۔ جون کو مفتی محمود نے ان کے گھر کے قریب کی مسجد میں اشتعال انگیز تقریر کی۔ چنانچہ 8 اور 9 جون کی درمیانی رات ڈیڑھ بجے چند افراد صحن کی دیوار پھلانگ کر اندر آئے۔ اس وقت مولود (-) کی آنکھ کھل گئی۔ اس کی چیخ و پکار کی آواز سے اس کی بہن سیما بھی جاگ اٹھی۔ اس نے چور سمجھا اور شور ڈالا تو صحن میں واقع سٹور میں چھپا ہوا ایک شخص نکلا اور دوسرا لیٹرین سے نکل بھاگا اور تیسرا جو صحن میں تھا باہر کا دروازہ کھول کر بھاگ گیا۔ اتنے میں باقی افراد خانہ بھی جاگ اٹھے۔ (-) اور اس کے بھائیوں نے سمجھا کہ یہ چور ہیں، ان کو پکڑنا چاہئے۔ لہٰذا وہ باہر سڑک پر آ گئے۔ شرپسند جن کی تعداد سات بتائی جاتی ہے وہ ساتھ والی تنگ اور چھوٹی سی گلی سے نکلے۔ ایک نے مولود احمد کو بغلوں میں ہاتھ ڈال کر کمر کی طرف سے پکڑ لیا۔ اور باقی لوگوں نے خنجروں سے اس پر وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ (ان) کے بڑے بھائی ڈاکٹر سید مقصود احمد صاحب اور سب سے چھوٹے بھائی سید مظفر احمد صاحب جو اس وقت گیارہ بارہ سال کے تھے، وہاں پہنچے۔ دشمنوں نے اندھیرے میں ڈاکٹر مقصود احمد صاحب اور سید مظفر احمد شاہ پر بھی خنجروں سے وار کئے اور وہ دونوں بھی زخمی ہو گئے۔ اتنے میں ان کے والد اور ان کی بہن بھی موقع پر پہنچے۔ اس وقت مولود (-) زخموں کی تاب نہ لا کر گر رہا تھا۔ ان دونوں نے اسے سنبھال لیا اور تینوں زخمیوں کو اٹھا کر گھر لے گئے۔

(ان) کو اکیس زخم آئے جو دل اور بغل میں تھے۔ گھاؤ بہت گہرے اور دہان زخم کھلے تھے اور نیچے دل نظر آ رہا تھا۔ باقی دونوں زخمیوں کو ہسپتال لے جایا گیا۔ پھر آپریشن ہوا۔ ڈاکٹر مقصود کو دو بوتل اور سید مظفر احمد کو چودہ بوتلیں خون دیا گیا۔ مولود کی (قربانی) کے وقت عمر اٹھارہ سال تھی۔ مولود (-) کو پولیس کی ہدایت پر (بیت) احمدیہ کوئٹہ میں دفن کیا گیا۔ سید مولود احمد صاحب غیر شادی شدہ تھے۔ آپ کے بڑے بھائی سید مقصود احمد صاحب اس وقت بہت سے اہم جماعتی عہدوں پر فائز ہیں۔ چھوٹے بھائی سید مشہود احمد صاحب آجکل جاپان میں ہیں اور مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ سب سے چھوٹے بھائی سید مظفر احمد صاحب بھی مختلف جماعتی خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ بڑی بہن امتہ الرشید انجم صاحبہ اور چھوٹی بہن مکرمہ امتہ الکریم سیما صاحبہ سمن آباد لاہور میں رہتی ہیں۔

آپ پر حملہ کرنے والوں کی تعداد سات تھی کچھ عرصہ بعد ان حملہ آوروں میں سے دو کا دوپہر کے وقت کسی بات پر ایک ہوٹل میں جھگڑا ہوا۔ وہ لڑتے ہوئے باہر سڑک پر نکل آئے اور خنجروں سے ایک دوسرے پر وار کئے اور سڑک پر گر گئے۔ پولیس نے آ کر جب ان کو اٹھایا تو ایک کی گردن کا کچھ حصہ جسم سے جڑا ہوا تھا اور باقی سر لٹک رہا تھا۔ دوسرا ہسپتال لے جاتے ہوئے مر گیا۔ سڑک پر موجود لوگ یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ایک شخص مولود (-) پر حملہ کے دوران اندھیرے کے باعث اپنے ساتھیوں ہی کے خنجروں سے زخمی ہوا اسے خفیہ طور پر علاج کے لئے کوئٹہ سے باہر لے جایا گیا لیکن علاج کی مناسب سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اس کے زخم خراب ہو گئے اور وہ اسی حالت میں مر گیا۔

(تلخیص از مراسلہ امتہ الکریم سیما صاحبہ ہمشیرہ (-) مرحوم)

(قربانی) مکرم محمد فخرالدین بھٹی صاحب تاریخ (قربانی) ۱۱ جون 1974ء

مکرم محمد فخرالدین بھٹی صاحب 1918ء میں گجرات کے ایک قصبہ جلالپور جٹاں میں پیدا ہوئے۔ ابھی چار پانچ سال کے تھے کہ والدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے میٹرک کا امتحان دیا تو والد بھی فوت ہو گئے۔ آپ نے پہلے فوج میں اور پھر پولیس کے محکمہ میں ملازمت کی، بعد میں تجارت بھی کرتے رہے۔ آخر ضلع ہزارہ کے ایک قصبہ میں ملازمت شروع کر دی اور باقی زندگی ایبٹ آباد میں ہی گزاری۔ جب 1974ء میں احمدیوں کے خلاف ہنگامے شروع ہوئے تو آپ نے نہ صرف اپنے گھر والوں کو بلکہ دوسرے احمدیوں کو بھی بہت حوصلہ دیا۔

11۔ جون 1974ء کو حالات بہت خراب تھے۔ آپ دفتر گئے تو کچھ دوستوں کے مجبور کرنے پر واپس گھر چلے گئے۔ اس روز شہر میں اشتعال بہت زیادہ پھیل گیا تھا اور جلسے جلوس ہو رہے تھے۔ آپ کے ایک بیٹے کے دوست جو فوج میں تھے۔ انہوں نے ایک ٹرک بھیجا کہ اپنا قیمتی سامان لے کر ان کے ہاں آ جائیں لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ بیوی نے چلنے پر اصرار کیا تو کہنے لگے کہ اگر تم گھبرا گئی ہو تو بچوں کو لے کر جہاں جانا چاہو چلی جاؤ، میں تو کہیں نہیں جاؤں گا۔ پھر آپ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (-) کابل کے واقعات بیان کئے کہ انہوں نے پتھروں کی بارش میں بھی مسکراتے ہوئے جان دے دی اور دشمن کے سامنے سر نہ جھکایا۔

آپ کی بیٹی مکرمہ روبینہ خلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ شام ساڑھے چار بجے ایک بہت بڑا جلوس گھر پر حملہ آور ہوا اور گیٹ توڑ کر اندر آ گیا پھر اندرونی دروازہ توڑنے کی کوشش شروع کی تو (-) مرحوم اپنے بیوی بچوں کے ساتھ دروازے کو اندر سے سہارا دیئے کھڑے رہے۔ جب آدھا دروازہ ٹوٹ گیا تو آپ نے مجبوراً ہوائی فائرنگ کی جس سے جلوس بھاگا اور باہر نکل کر چاروں طرف سے گھر پر شدید پتھراؤ شروع کر دیا۔ جب کھڑکیوں اور روشندانوں کے شیشے ٹوٹ گئے تو اہل خانہ نے صحن کے درخت کے ذریعے ہمسایوں کے گھر میں چھلانگ لگا دی۔ اس پر جلوس نے بہت شور مچایا اور ایک لڑکا حملہ کرنے کے لئے چھت پر چڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر سکتا (-) مرحوم نے اسے گولی مار دی اور اس کی لاش جلوس کی طرف پھینک دی۔ اس کے بعد کسی اور کو چھت پر چڑھنے کی جرأت نہ ہوئی لیکن اب ہمسایہ کے گھر پر بھی پتھراؤ شروع ہو گیا اور (-) مرحوم اکیلے اپنے گھر کے صحن میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھڑے رہ گئے۔

بیوی بچے ہمسایوں کے ایک غسلخانے میں بند ہو گئے۔ کچھ دیر بعد ہمسایہ نے اپنے گھر کی عورتوں اور بچوں کو جیپ میں باہر بھجوا دیا اور بعد میں دشمن کو کہہ دیا کہ فخرالدین کے بیوی بچے بھی انہی کے ساتھ نکل گئے ہیں۔ مشتعل ہجوم فخرالدین بھٹی صاحب کے گھر پر دوبارہ حملہ آور ہوا تو (-) مرحوم کے پاس گو پستول تو تھا لیکن گولیاں ختم ہو گئی تھیں تب بپھرا ہوا ہجوم آپ پر ٹوٹ پڑا۔ آپ کے گھر کو آگ لگا دی گئی اور آپ کو آگ میں پھینکا گیا لیکن آپ جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ جب بے بس ہو گئے تو ہجوم آپ کو مارتا ہوا میدان میں لے گیا۔ آپ کلمہ شہادت پڑھتے تو دشمن کہتا کہ اب تو موت کے ڈر سے مسلمان ہو رہا ہے لیکن ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے۔ آپ جواب دیتے کہ میں موت سے نہیں ڈرتا، تم نے جو کرنا ہے کرو، میں خدا کے فضل سے (-) ہوں

کچھ لوگوں نے جب آپ کو بچانے کی کوشش کی تو انہیں بھی پتھر مارے گئے۔ اس پر آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ان لوگوں کو پیچھے چلے جانے کو کہا۔ ظالم پتھروں، چاقوؤں اور ڈنڈوں سے آپ پر وار کرتے رہے اور اسی طرح یہ بے خوف مجاہد کلمہ پڑھتے پڑھتے (قربان) ہو گیا۔ جب آپ پر پتھر برسائے جا رہے تھے تو آپ نے ایک دفعہ بھی اپنے چہرے کو بچانے کے لئے ہاتھوں سے چھپانے کی کوشش نہ کی۔ دشمن حیران تھا کہ اس شخص نے اتنی چوٹیں کھانے کے باوجود بھی "اُف" تک نہ کی۔ بعد میں یہی کہتے پھرتے تھے کہ یہ شخص لاکھوں میں ایک تھا، بہت ایماندار، مخلص اور خوبیوں والا تھا بس ایک ہی کمی تھی کہ یہ مرزائی تھا۔

پھر ظالموں نے پروگرام بنایا کہ آپ کی لاش کو چوک میں لے جا کر پھانسی دے دی جائے۔ تب ایک شدید مخالف شخص نے اس وقت عقل سے کام لیا اور آگے بڑھ کر دشمن کو اس حرکت سے منع کیا۔ اتنے میں پولیس آپ کی لاش ایک چارپائی پر ڈال کر اٹھا لے گئی۔ ان کا ایک وفادار کتا ان کی لاش کے گرد گھومتا رہا اور تین دن بھوکے رہنے کے بعد اس نے بھی صدمے سے جان دے دی۔

(ان) کو راولپنڈی لے جا کر سپرد خاک کر دیا گیا۔ جو کتے کی موت ہے یہ بھی اپنے مالک سے وفاداری ظاہر کرتی ہے لیکن انسان بدنصیب کو خدا کا وفادار ہونا نصیب نہیں۔

مکرم محمد زمان خان صاحب اور مکرم مبارک احمد خان صاحب پوڑی۔ بالاکوٹ۔ تاریخ (قربانی) ۱۱۔ جون 1974ء مکرم سید بشیر احمد صاحب آف پھگلہ کے بیان کے مطابق مکرم محمد زمان خان صاحب اور ان کے بیٹے مبارک احمد خان صاحب کو دشمنان احمدیت نے ۱۱ جون 1974ء کو گولیوں کا نشانہ بنا کر (قربان) کر دیا تھا۔ ان کی نعشوں کی بے حرمتی کی گئی۔ ان کے گھر بار جلا دیئے گئے اور ایک نعش کو بھی پٹرول چھڑک کر جلا دیا گیا۔

مکرم محمد زمان خان صاحب کے تین بیٹے منیر احمد خان صاحب، منور احمد خان صاحب اور محمود احمد خان صاحب ایم۔ اے بقید حیات ہیں۔ مکرم محمود احمد صاحب ملازمت کرتے ہیں اور منیر احمد صاحب اور منور احمد صاحب کامیابی کے ساتھ ٹھیکیداری کرتے ہیں۔ چند ہفتے قبل مکرم بشیر احمد شاہ صاحب آف پھگلہ اور مکرم ناصر صاحب اسلام آباد والے ان سے مل کر آئے ہیں مکرم محمد زمان خان صاحب کی اہلیہ ابھی زندہ ہیں اور ماشاء اللہ بڑی صابرہ شاکرہ اور باہمت خاتون ہیں۔

سیٹھی مقبول احمد صاحب جہلم تاریخ (قربانی) 2۔ جولائی 1974ء آپ 1942ء میں سیٹھی محمد اسحاق صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب انتہائی مخلص، نڈر اور بہت جوشیلے احمدی تھے اور وفات تک زعیم انصار اللہ جہلم تھے۔ آپ کے دادا میاں محمد ابراہیم صاحب ابتدائی (رفقاء) میں سے تھے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے انجام آتھم میں شائع شدہ 313 (رفقاء) کی فہرست میں آپ کا نام 205 نمبر پر تحریر فرمایا ہے۔ آپ کی دادی جان بھی (رفیقہ) تھیں۔ اسی طرح آپ کے نانا مکرم شیخ فرمان علی صاحب بھی (رفیق) تھے۔ یعنی آپ ہر لحاظ سے نجیب الطرفین تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم جہلم میں حاصل کی، پھر بی۔ اے تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طالب علم رہے۔ پھر جہلم میں مقبول شو سٹور کے نام سے ذاتی کاروبار شروع کیا۔ آپ کی شادی مردان کے ایک احمدی خاندان میں مشتاق احمد صاحب کی ہمشیرہ سے ہوئی۔

واقعہ (قربانی) 29۔ مئی 1974ء کے ربوہ ریلوے سٹیشن کے واقعہ کے بعد جہلم شہر میں بھی شرانگیزی کا سلسلہ شروع ہو گیا اور مولوی ہر روز لاؤڈ سپیکروں پر جماعت اور بانی جماعت کے خلاف زہر اگلنے لگے۔ چنانچہ 1974ء کے پُرآشوب حالات میں جہلم شہر میں ایک اوباش نوجوان قتل ہوا تو مولویوں نے قتل کا الزام احباب جماعت پر لگا کر جماعت کے خلاف مزید اشتعال انگیزی شروع کر دی۔ مساجد کے سپیکروں اور بازاروں میں قتل وغارت اور لوٹ مار کے بار بار اعلانات کئے گئے۔ ایک احمدی سیٹھی عطاء الحق صاحب ایڈووکیٹ کو بھی قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں احمدی احباب کے چار گھرانوں اور اڑتالیس کاروباری مراکز کو لوٹا گیا اور بعد میں آگ لگا دی گئی۔ جب چار دکانوں کو آگ لگائی تو مخالفین کی ملحقہ کچھ دکانیں بھی آگ کی لپیٹ میں آ گئیں، جس پر وقت کے ایس پی چوہدری محمد رمضان نے اعلان کیا کہ اب آگ نہ لگائیں اس طرح مسلمانوں کی دکانوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے، صرف سامان لوٹیں۔ ایک دکان کا تالا ایس پی نے خود اپنے پستول سے فائر کر کے توڑا اور دکان لوٹی۔ اسی دوران اسلحہ بردار جلوس پولیس کی نگرانی میں سیٹھی مقبول احمد صاحب کے گھر حملہ آور ہوا اور اندھا دھند فائرنگ کر کے سیٹھی مقبول احمد صاحب کے دو بھائی اور بھاوجہ کو شدید زخمی کر دیا۔ ان کے بھائی سیٹھی محبوب احمد صاحب کی ایک آنکھ ہمیشہ کے لئے ضائع ہو گئی۔

جلوس دروازہ توڑ کر گھر کے اندر داخل ہو گیا اور سیٹھی مقبول احمد صاحب جلوس کی فائرنگ کی زد میں آکر موقعہ پر ہی (قربان) ہو گئے۔ اناللہ......

ورثاء (-) مرحوم (قربانی) کے وقت بیوہ اور ایک بیٹا ممتاز احمد سیٹھی جس کی عمر دو سال تھی چھوڑ گئے۔ اور (قربانی) کے دو ماہ بعد دوسرا بیٹا مقبول ثانی پیدا ہوا جو کہ آجکل رشیا میں میڈیکل فائنل ائیر میں پڑھ رہا ہے۔ بڑا بیٹا ممتاز احمد سیٹھی آسٹریلیا میں یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ان کے بھائی محبوب احمد سیٹھی صاحب نے ان کی (قربانی) کے بعد ان کی بیوہ سے شادی کر لی اور بچوں کو اپنی کفالت میں لے لیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا سیکرٹری نشرواشاعت مولوی حافظ محمد اکرم جو کہ جہلم شہر میں اشتعال انگیزی میں پیش پیش تھا اسے ذیابیطس کی بیماری لگی، جسم گلنا سڑنا شروع ہو گیا۔ بیوی بچوں نے چھوڑ دیا۔ کوئی تیمارداری کرنے والا نہ تھا۔ اسلام آباد میں ایک مکان میں اس کی وفات ہوئی جس کا تین چار دن بعد علم ہوا۔ جسم سے شدید بدبو آ رہی تھی۔ لاش کسی نے جہلم پہنچائی تو اس کے بیوی بچوں اور سسر نے لاش قبول نہ کی اور کہا اس قسم کے سیاہ کار شخص کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ گھر سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر مولویوں نے جنازہ پڑھا کر لاش اس کے آبائی گاؤں سمندری ضلع فیصل آباد بھجوا دی۔

اس کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر مولوی عبدالغفور کے جسم پر بھی ذیابیطس کے پھوڑے نکلے اور جسم میں کیڑے پڑ گئے اور بعد ازاں وہ اسی بیماری کے ساتھ مرا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا جنرل سیکرٹری ناصر فدا 23۔ مارچ 1974ء کو یوم مسیح موعود کے جلسہ کے موقعہ پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ (بیت) احمدیہ جہلم پر حملہ آور ہوا۔ اس نے حقارت سے ٹھوکر مار کر (بیت) کے بیرونی دروازہ کو کھولا جس سے اسی وقت اس کے پاؤں کے ناخن میں تکلیف ہوئی جو کینسر میں تبدیل ہو گئی جس کی وجہ سے تین دفعہ اس کی ٹانگ کاٹنی پڑی۔ آخر اسی بیماری کے عذاب سہتا ہوا مر گیا۔

پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب تاریخ (قربانی) 2۔ ستمبر 1974ء آپ بھاگلپور کے رہنے والے تھے۔ 1947ء میں تقسیم ملک کے بعد لاہور میں سکونت اختیار کی پھر حیدرآباد سندھ چلے گئے اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ آپ کے والد ماجد پروفیسر سید عبدالقادر صاحب (رفقا) حضرت مسیح موعود (-) میں سے تھے جو حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت المصلح الموعود (-) کے بڑے بھائی تھے۔ عباس (-) بوقت (قربانی) گورنمنٹ کالج حیدرآباد میں پروفیسر تھے۔ اس سے پہلے آپ تعلیم الاسلام کالج میں بھی پروفیسر رہے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ سب کو جماعت سے متعارف کروانا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی (قربانی) کی ظاہری وجہ بھی کثرت سے (دعوت الی اللہ) کرنا ہی بنی۔ ساری عمر بے داغ بسر کی اور اعلیٰ اخلاق کے حامل رہے۔

واقعہ (قربانی) 2۔ ستمبر 1974ء بروز ہفتہ رات دس بجے آپ کسی دوست کے گھر سے واپس آرہے تھے کہ ایک شخص نے آپ پر پستول سے فائر کر کے آپ کو (قربان) کر ڈالا۔ اناللہ...... اس سے قبل جمعہ کا دن تھا۔ اس دن آپ نے اپنے چندے کی مکمل ادائیگی کی۔ یہی بات میں نے ابھی سمجھائی ہے جماعت کو کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ موت کب ہونی ہے ان کو تو معلوم ہوتا ہے یہ تصرف الٰہی کے تابع سمجھایا گیا تھا کہ آج اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤں' چندہ تو ادا ہو جائے۔ چنانچہ اگلے روز ہی مولیٰ کریم کا بلاوا آگیا۔

ورثاء۔ آپ کی اہلیہ حمدیٰ بیگم خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور اپنے دو بیٹوں حماد اور عمار کے ساتھ آجکل امریکہ میں مقیم ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے چار بیٹیاں بھی چھوڑیں۔ بڑی بیٹی مریم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب (-) کے بیٹے مسلم کی بیوی ہیں اور ناروے میں مقیم ہیں۔ دوسری بیٹی بُسَینی امریکہ میں سردار رفیق احمد صاحب انجینئر کی اہلیہ ہیں۔ تیسری بیٹی بشریٰ عباس ہیں جو مکرم نصیر احمد سلیمان صاحب کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں اور ٹورانٹو (کینیڈا) میں مقیم ہیں۔ چوتھی عامرہ عباس صاحبہ اپنے بھائی عمار کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئیں۔ عامرہ کی شادی امریکہ میں مقیم ڈاکٹر فیروز پڈر صاحب سے ہوئی ہے جو ناصر آباد مقبوضہ کشمیر کے باشندے ہیں۔ ان کے جڑواں بھائی عمار کی شادی عنقریب ہونے والی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب یوم (قربانی) 29 ستمبر 1974ء۔ آپ 20۔ اکتوبر 1910ء کو مڈھ رانجھا میں پیدا ہوئے۔ 15 سال تک محلہ دارالبرکات کے صدر رہے۔ مئی 74ء میں ہنگامے شروع ہوئے تو ربوہ کے بہت سے بے گناہ شہریوں کو پولیس نے دھوکہ سے پکڑ کر سرگودھا جیل میں ڈال دیا' جہاں انہیں مختلف اذیتیں پہنچائی جاتی رہیں۔ ان اسیران میں ماسٹر صاحب کا بیٹا اور بھانجا بھی شامل تھے۔ ایک روز آپ ان سے ملاقات کے لئے ایک وفد کے ساتھ سرگودھا گئے۔ جب واپس آنے کے لئے سرگودھا ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو وہاں چند نقاب پوشوں نے احمدیوں پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں 9۔ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ ماسٹر صاحب بھی ان زخمیوں میں شامل تھے۔ آپ کے سر پر گولی لگی۔

فائرنگ کے بعد جب نقاب پوش فرار ہو گئے تو احمدیوں نے اپنے زخمی ساتھیوں کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالنا شروع کیا لیکن پولیس نے کہا کہ جب تک رپورٹ درج نہیں ہو جاتی زخمیوں کو کہیں نہیں لے جایا جا سکتا۔ چنانچہ زخمیوں کو گاڑی سے نیچے اتار اگیا اور رپورٹ درج کروائی گئی۔ جو زیادہ زخمی تھے انہیں سرگودھا ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ ماسٹر صاحب بھی تین ہفتے سرگودھا ہسپتال میں رہے پھر آپ کو جنرل ہسپتال لاہور منتقل کیا گیا مگر ڈاکٹران کے سر سے گولی نکالنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ کچھ عرصہ بعد انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ منتقل کیا گیا جہاں آپ 29 ستمبر 1974ء کو وفات پا گئے۔ اناللہ...... آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چھ بیٹے چھوڑے جو پاکستان کے علاوہ کینیڈا' سویڈن وغیرہ میں آباد ہیں۔

عبدالحمید صاحب کنری تاریخ (قربانی) 3-اکتوبر 1974ء 3۔ اکتوبر 1974ء کو جماعت اسلامی کی تحریک پر مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب کے بارہ میں ایک سوچی سمجھی سکیم تیار کر کے یہ مشہور کر دیا گیا کہ انہوں نے قرآن کریم جلا دیا ہے۔ 3۔ اکتوبر کو جماعت کے خلاف نکالا جانے والا جلوس جو طالب علموں' شہر کے اوباشوں اور غنڈوں پر مشتمل تھا اور ان کی پشت پناہی جماعت اسلامی اور پولیس کر رہی تھی۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب کے کلینک پر حملہ آور ہوا اور اسے مکمل تباہ کیا' پھر ان کے مویشیوں کے باڑے کو آگ لگادی۔ محترم عبدالحمید صاحب مویشیوں کو بچانے کے لئے اور انہیں کھولنے کے لئے آگے بڑھے تو ہجوم میں سے کسی نے ان پر گولی چلادی اور وہ وہیں (قربان) ہو گئے۔ اناللہ......(-) مرحوم غیر شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں والدین اور بہن بھائی تھے۔ آپ کے والد مکرم سردار احمد صاحب 1987ء میں وفات پا گئے۔

بشارت احمد صاحب۔ تہال ضلع گجرات۔ تاریخ (قربانی) 7۔ اکتوبر 1974ء بشارت احمد صاحب ولد غلام حسین صاحب یکم نومبر 1948ء کو موضع تہال ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ مرحوم کے چار بھائی تھے اور ایک بہن تھی۔ آپ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپ نے تہال سے پرائمری پاس کی اور ساتھ ہی قرآن کریم ناظرہ بھی پڑھ لیا۔ بعد ازاں 1966ء میں میٹرک کے بعد آپ فوج میں بھرتی ہوئے۔

1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف ملک گیر تحریک کے دوران تہال بھی لپیٹ میں آ گیا اور گردونواح کے چھ گاؤں تہال پر حملہ آور ہوئے' احمدیوں کے گھر جلائے گئے' اس سے پہلے سامان لوٹا گیا' مال مویشی چھینے گئے اور عام لوٹ کھسوٹ کی گئی۔ ان سنگین حالات کو دیکھ کر ایس۔ پی چیمہ صاحب نے نہایت دلیری سے ان شرپسندوں کو روکا بلکہ اس ہنگامہ میں بلوائیوں میں سے دو مارے بھی گئے۔ مخالفت وقتی طور پر تو کچھ سرد پڑ گئی مگر چنگاریاں اندر ہی اندر سلگتی رہیں۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں تقریباً چار بجے تنویر احمد اور بشیر احمد جو (-) مرحوم کے بھتیجے تھے' روتے ہوئے گھر داخل ہوئے۔ ان بچوں نے آ کر بتایا کہ چند غیر احمدی لڑکے راستہ میں تھے انہوں نے ہمیں مرزائی مرزائی کہنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی پتھراؤ بھی کیا اور ہم مشکل سے جان بچا کر نکلے ہیں۔ مکرم بشارت احمد صاحب سے برداشت نہ ہو سکا۔ اٹھے کہ میں ان کے گھر والوں کو کہتا ہوں کہ یہ کیا شرافت ہے کہ ہمارے بچوں کو بھی گلی میں سے نہیں گزرنے دیتے' اپنے بچوں کو سمجھاؤ۔ سب نے روکا کہ آپ نہ جائیں' حالات خراب ہیں مگر آپ نہ مانے اور کہا کہ میں ان کو محض کہنے جا رہا ہوں کونسی لڑائی کرنی ہے' کچھ نہیں ہوتا اور اتنا دب کر ہم کیوں رہیں' جو رات قبر میں آنی ہے وہ باہر نہیں آ سکتی۔ چنانچہ آپ ان بچوں کے گھر گئے اور ان کے والدین کو سمجھانے لگے کہ دیکھیں یہ طریق درست نہیں ہے۔ ان بچوں کی والدہ بولی تو کافر ہے ہمارے گھر سے نکل جا۔ تو نے ہمارا صحن ناپاک کر دیا ہے۔ آپ باہر نکلے ہی تھے کہ منصوبہ کے مطابق وہ لوگ جو چھپ کر مسلح بیٹھے تھے پیچھے سے نکل آئے اور آتے ہی آپ پر اندھا دھند لاٹھیوں کے وار کرنے شروع کر دیئے۔ ایک لاٹھی آپ کے سر پر لگی جس سے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور حملہ آور بھاگ گئے۔ آپ کے اقرباء کو جب پتہ چلا تو فوراً موقعہ واردات پر پہنچے۔ آپ میں ابھی زندگی کی رمق موجود تھی چنانچہ آپ کو ہسپتال پہنچایا گیا مگر آپ زخموں کی تاب نہ لا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ......

ورثاء: آپ اپنے پیچھے ایک بیٹی اور بیوہ چھوڑ گئے۔ بیٹی کی اب شادی ہو چکی ہے۔

مکافات عمل: جس خاندان نے مکرم بشارت احمد صاحب کو (قربان) کیا تھا ان کا ایک بیٹا ریل سے گر کر مر گیا اور اس کی لاش کے کئی ٹکڑے ہو گئے۔ جس وقت اس کی نعش گاؤں لائی گئی تو اس میں سے سخت بدبو آتی تھی۔ اس کی بقیہ نرینہ اولاد بھی منشیات کے دھندے میں ملوث ہو گئی اور سارا خاندان برباد ہو گیا یعنی وہ عورت جس نے شرارت کی تھی اس کی اولاد کا یہ حال ہوا۔

چوہدری عبدالرحیم صاحب (-) اور چوہدری محمد صدیق صاحب (-) تاریخ (قربانی) 26۔ ستمبر 1976ء۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب 1910ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری شاہ نواز صاحب اور والدہ کا نام حاکم بی بی صاحبہ تھا۔ (-) مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ (قربانی) کے وقت آپ کی عمر قریباً ساٹھ سال تھی۔ آپ کا گاؤں تلونڈی جھنگلاں قادیان سے چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ 1947ء میں ہجرت کر کے اپنے خاندان سمیت کھرولیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں رہائش اختیار کرلی۔ چار سال کے بعد فیصل آباد میں سسرال کے ہاں چند سال گزارے۔ پھر 1961ء میں موسیٰ والا چلے آئے کیونکہ آپ کی زمین کی الاٹمنٹ موسیٰ والا میں ہوئی تھی۔

واقعہ (قربانی) (بیت احمدیہ) جو کہ 1974ء سے پہلے کی بنی ہوئی تھی اس میں احمدی اور غیر احمدی دونوں نماز پڑھتے تھے۔ بعد میں ایک اور بیت تیار کی گئی جو کہ غیر احمدیوں نے گاؤں میں ہی واقع اپنی زمین پر تعمیر کروائی۔ فریقین نے اس میں حصہ ڈالا اور احمدی اور غیر احمدی دونوں اپنی اپنی نماز علیحدہ پڑھنے لگے۔ گاؤں کے چند شرپسندوں اور ڈسکہ شہر سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولویوں نے آکر شرارتیں شروع کر دیں۔ اندر ہی اندر انہوں نے شرارت کا منصوبہ بنایا۔ (بیت) کے ارد گرد آباد مقامی لوگ ایک برادری کے تھے اور آپس میں باہم رشتہ دار تھے جس کی وجہ سے ان کا یہ منصوبہ ظاہر نہ ہو سکا۔ اس طرح 30 رمضان کی رات آئی اور فیصلہ کے مطابق کہ نماز اسی عید گاہ میں پڑھنی ہے جہاں پر غیر احمدی بھی پڑھتے تھے۔ صبح کی نماز کے بعد چوہدری عبدالرحیم صاحب نے اپنے دو بیٹوں کو کہا کہ صفیں وغیرہ عیدہ گاہ لے جائیں اور ساتھ ہی خود بھی تیار ہو گئے۔ شرپسندوں نے منصوبہ کے مطابق ان لڑکوں پر حملہ کر دیا۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب اور ان کے بھائی محمد صدیق صاحب جب عیدہ گاہ میں داخل ہوئے تو چند افراد نے ان دونوں پر بھی کلہاڑیوں اور ڈنڈوں کے ذریعہ اچانک حملہ کر دیا جبکہ یہ دونوں خالی ہاتھ تھے۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب زخموں کی تاب نہ لا کر ایک گھنٹہ کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور چند گھنٹے بعد چوہدری محمد صدیق صاحب نے بھی دم توڑ دیا۔ انا للہ......

چوہدری عبدالرحیم صاحب جماعت احمدیہ موسیٰ والا میں پہلے (قربانی) پانے والے خوش نصیب ہیں۔ آپ کی بیوہ امانت بی بی صاحبہ موسیٰ والا میں بقید حیات ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مکرم عبدالستار صاحب زمیندارہ کرتے تھے۔ مکرم فرزند علی صاحب آرمی ریٹائرڈ ہیں اور موسیٰ والا میں مقیم ہیں۔ مکرم اصغر علی صاحب بھی آرمی ریٹائرڈ ہیں اور طاہر آباد ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ مکرم محمد یعقوب صاحب ائیر فورس سے ریٹائرڈ ہیں اور اس وقت لاہور میں مقیم ہیں۔ مکرم ارشد علی صاحب جرمنی میں مقیم ہیں۔ بیٹیوں میں سے ایک رضیہ صاحبہ لیہ میں اور دوسری صفیہ صاحبہ فیصل آباد میں بیاہی گئی ہیں۔

چوہدری محمد صدیق صاحب کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ عائشہ بی بی صاحبہ زندہ ہیں اور موصیہ ہیں۔ اولاد تین بیٹوں اور تین بیٹیوں پر مشتمل ہے۔ تینوں بیٹے اکبر علی صاحب' ناصر احمد صاحب اور محمود احمد صاحب بھرو کے خورد ضلع سیالکوٹ میں زمیندارہ کرتے ہیں۔ بیٹیوں میں محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر میں اور سکینہ بی بی صاحبہ اور عزیزہ بی بی صاحبہ دونوں موسیٰ والا میں بیاہی ہوئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام بچے صاحب اولاد اور خوشحال ہیں۔

رشیدہ بیگم صاحبہ تاریخ (قربانی) 9۔اگست 1978ء۔ قاری عاشق حسین صاحب کے تحریر کردہ حالات کے مطابق ان کی بیگم رشیدہ بیگم صاحبہ سانگلہ ہل شہر کی رہنے والی تھیں۔ ان کے والدین چار چک نزد مریم آباد ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ زمیندارہ پیشہ کرتے تھے۔ اچھا کھاتا پیتا گھرانہ تھا۔ آپ دنیاوی تعلیم تو حاصل نہ کر سکیں البتہ قرآن کریم ناظرہ اچھی طرح پڑھا ہوا تھا اور بہت سارے بچوں اور بچیوں کو بھی پڑھایا کرتی تھیں۔

قبول احمدیت 1976ء میں جب قاری صاحب نے خدا تعالیٰ کی بشارات کے مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق پائی تو رشیدہ بیگم صاحبہ کو بتایا کہ میں تو خدا تعالیٰ کی بشارات کے تحت احمدی ہو گیا ہوں۔ اگر آپ بھی احمدیت کو قبول کر لیں تو بہت اچھا ہو' ورنہ مذہب میں جبر نہیں ہے۔ اس بات پر وہ خاموش ہو گئیں۔ کچھ دیر کے بعد کہنے لگیں کہ ابھی نہیں پھر بتاؤں گی۔ اسی حالت میں کچھ عرصہ گزر گیا۔

ایک دن ان کے والد اور چچا اور کچھ اور لوگ گاؤں سے آئے اور رشیدہ بیگم صاحبہ سے گفتگو کرتے رہے اور اس بات پر زور دیتے رہے کہ حافظ تو کافر ہو گیا ہے آپ ہمارے ساتھ بچے لے کر چلیں۔ اس پر رشیدہ بیگم نے کہا کہ اگر حافظ صاحب کافر ہو گئے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ کافر ہی ہوں۔ اگر یہ دوزخ میں جائیں گے تو میں بھی دوزخ میں جاؤں گی۔ چنانچہ وہ مایوس واپس لوٹ گئے۔ 1976ء کے جلسہ سالانہ پر ربوہ آئیں جب مستورات میں غیر معمولی اخوت اور پیار محبت کا نمونہ دیکھا تو کہنے لگیں یہ خدائی تصرف ہے ورنہ عورتوں میں اس قسم کی تربیت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اسی سال گھر جا کر باقاعدہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں اور آخر دم تک نہایت اخلاص اور وفاداری سے اس عہد بیعت کو نبھایا اور اس راہ میں ہر دکھ اور قربانی کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ ہر روز گھر میں کئی غیر از جماعت وفود کی صورت میں آتے اور بحث مباحثہ کرتے اور روحانی اذیت پہنچاتے مگر باوجود ان کے سخت رویہ کے مرحومہ ان کی بڑے اخلاص اور محبت سے خدمت کرتی تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے پہلے بھی نماز' روزہ اور تہجد کی پابند تھیں لیکن قبول احمدیت نے تو اس صفت کو چار چاند لگا دیئے اور وہ پنجگانہ نمازوں اور نماز تہجد کے علاوہ اور نوافل بھی بڑے اہتمام سے ادا کرنے لگیں۔ بہت سی سچی خوابیں دیکھنے لگیں۔ غریبوں کی بہت مدد کرنے والی اور افراد جماعت کا بہت احترام اور عزت کرنے والی خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں اور تنظیموں کے ساتھ بہت تعاون اور دلچسپی کا مظاہرہ کرتی تھیں۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتیں اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے عورتوں میں خوب (دعوت الی اللہ) کرتی تھیں۔

8۔اگست 1978ء کو رمضان المبارک کی 3 تاریخ تھی۔ قاری صاحب نماز تراویح پڑھا کر آئے تو دیکھا کہ بیٹھک میں دو مہمان آئے بیٹھے ہیں۔ وہ پرانے دوست تھے۔ جب ان سے فارغ ہو کر اندر آئے تو بیوی سے پوچھا کیا بات ہے آپ ابھی تک سوئی نہیں۔ کہنے لگیں حافظ جی مجھے آج نیند نہیں آ رہی۔ حافظ صاحب نے پوچھا کیا وجہ ہے؟ کہنے لگیں کہ کل رات خدا نے مجھے بتایا ہے کہ جس لڑکے کو تو نے خود پالا ہے وہ تیرا قاتل ہے۔ یہ لڑکا قاری صاحب کا بھتیجا تھا۔ عبداللہ نام تھا اور تقریباً نو ماہ کی عمر سے بیس سال کی عمر تک مرحومہ نے اسے پالا تھا۔ ان کی سچی خوابیں بھی دیکھیں کتنی عظیم الشان ہیں۔ کیسی صفائی سے پوری ہوئیں ان کو یہ یقین تھا۔ اس کا کوئی والی وارث نہ تھا۔ اب اپنوں اور غیروں نے اسے ورغلا کر اپنی مربیہ ماں کا مخالف بنا دیا تھا۔ کہنے لگیں کہ میرا خیال ہے اب ہمارا یہاں رہنا مناسب نہیں۔ سانگلہ ہل چھوڑ کر ہمیں ربوہ چلے جانا چاہئے۔ مبادا اس لڑکے سے ہمیں کوئی نقصان پہنچ جائے۔ حافظ صاحب نے کہا صدقہ وغیرہ دو' کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ وہ تو آپ کا بیٹا ہے ایسا نہیں کرے گا۔ لیکن خدا کی بات بہرحال پوری ہونی تھی۔ علی الصبح مکرم امیر صاحب سانگلہ ہل اور قاری صاحب ایک دو اور دوست لے کر فیصل آباد ایک احمدی دوست کی تعزیت کرنے چلے گئے۔ وہ لڑکا عبداللہ جو ایک سال قبل شیخوپورہ چلا گیا تھا گھر میں داخل ہوا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے پہلے ایک بچی پر جو پرائمری جماعت میں پڑھتی تھی' حملہ کیا۔ لیکن جب وار خالی گیا تو پھر بچوں پر جھپٹا۔ آپ بچوں کو بچانے کے لئے آگے بڑھیں تو انہیں بچاتی بچاتی خود اس کی گرفت میں آگئیں۔ وہ ظالم چھاتی پر بیٹھ گیا اور چاقو کے وار کرتا رہا۔ آپ بے بسی کی حالت میں اسے روکتی رہیں اور کہتی رہیں کہ عبداللہ بتا تو دو کہ ہمیں کس وجہ سے مار رہے ہو۔ کہنے لگا تم کافر ہو گئی ہو اس لئے مارتا ہوں۔ بہرحال جب اس نے سمجھا کہ اب فوت ہو گئی ہیں تو انہیں چھوڑ کر پھر دوسرے بچوں کی طرف لپکا مگر وہ ادھر ادھر بھاگ چکے تھے۔ قریب ہی سول ہسپتال تھا۔ مرحومہ کو اور زخمی بچی کو لوگوں نے وہاں پہنچایا۔

اس واقعہ کے تقریباً آدھ گھنٹہ بعد قاری صاحب بھی فیصل آباد سے واپس آگئے۔ چنانچہ امیر صاحب جماعت سانگلہ ہل کے حکم پر زخمیوں کو فوری طور پر فیصل آباد سول ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ وہاں ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے بڑے ہی اخلاص' محبت اور توجہ سے آپریشن کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ڈاکٹر صاحب تین گھنٹے کے بعد آپریشن روم سے باہر آئے اور آتے ہی رو پڑے اور کہا انا للہ...... رشیدہ بیگم فوت ہو گئی ہیں۔ بچی کی امید ہے کہ انشاء اللہ بچ جائے گی۔

مرحومہ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ ایک بیٹے مکرم حافظ عارف اللہ صاحب نے ایم۔اے عربی کیا ہے اور ربوہ میں ہی کاروبار کر رہے ہیں۔ باقی دونوں بیٹے کینیڈا میں مقیم ہیں۔ تینوں بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہیں۔

مکرم ملک محمد انور صاحب ابن ملک محمد شفیع صاحب تاریخ (قربانی) 22۔اگست 1978ء۔ مگر اب تو وقت ہو گیا ہے یہ میرا خیال ہے اگر آگے جو میرے زمانے کے (قربان ہونے والے) ہیں ان کا ذکر چلنا ہے اس سے پہلے اس کو لے لیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 13۔اگست 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

داخلہ لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر نگرانی لینگویج انسٹی ٹیوٹ برائے واقفین نو گزشتہ ایک سال سے زائد عرصہ سے کامیابی سے چل رہا ہے۔ اب نئے سیشن کے لئے درج ذیل زبانوں میں داخلہ کیا جائے گا۔

چائنیز۔ عربی۔ فرانسیسی۔ جرمن اور سپینش۔ سیکرٹریان وقف نو داخلہ کے خواہش مند واقفین نو / واقفات کی فہرستیں 30-ستمبر 1999ء تک سیکرٹری وقف نو ربوہ دفتر صدر صاحب عمومی کو پہنچا دیں۔ واقفات کی عمر 7 سال سے زائد نہ ہو۔

انٹرویوز درج ذیل پروگرام کے مطابق بیت نصرت میں پونے پانچ بجے شام ہونگے۔ انشاء اللہ
2-اکتوبر 99ء جرمن اور سپینش
3-اکتوبر 99ء عربی، فرانسیسی اور چائنیز
منتخب ہونے والے واقفین نو کی فہرستیں 5 اکتوبر کو آویزاں کر دی جائیں گی۔

کلاسز کا آغاز 9-اکتوبر 99ء بروز ہفتہ ہوگا۔ یہ کلاسز ہفتہ میں تین دن ہفتہ تا سوموار بعد نماز عصر بیت نصرت دار الرحمت وسطی میں ہونگی۔ سیکرٹریان وقف نو صرف ایسے واقفین کے نام بھجوائیں جو حقیقتاً دلچسپی اور باقاعدگی سے زبانیں سیکھنے کے خواہش مند ہوں۔

(سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم منشی نور حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ منڈی مرید کے دماغ میں رسولی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خادم سلسلہ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم نسیم احمد سیفی صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی اہلیہ فیصل آباد ہسپتال سے گھر آگئی ہیں۔ تاہم کمزوری بہت زیادہ ہے۔ مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

گمشدگی رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ کیولری گراؤنڈ لاہور کے زیر استعمال رسید بک نمبر 4132 رسید نمبر 1 تا 18 استعمال شدہ گم ہو گئی ہے۔ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔ جس کو یہ رسید بک ملے وہ براہ کرم یہ رسید بک ایوان محمود ربوہ پہنچا دے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضروری اعلان برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے سالانہ نمائش منعقد کرنے کی تاریخ 99-12-5 اور 99-12-6 بروز اتوار، سوموار مقرر کی گئی ہے۔ تمام مجالس کو تاکید ہے کہ یکم دسمبر تک سامان مرکز میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری صنعت و دستکاری)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعرات 23-ستمبر 1999ء

12-40 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن فرانس
1-10 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔ روسی سلاد
1-25 a.m. درثمین۔ صحیح تلفظ۔
1-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔ سبق نمبر 32۔
3-00 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔
3-25 a.m. تقریر۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
5-05 a.m. لقاء مع العرب۔
6-10 a.m. اردو بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-25 a.m. سپینش زبان سیکھئے۔
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
11-10 a.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 30-10-98
12-15 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
12-55 p.m. لقاء مع العرب۔
2-00 p.m. اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. عربی زبان سیکھئے۔
4-55 p.m. تبرکات۔ تقریر۔ از جلسہ سالانہ 1961ء حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس۔
5-55 p.m. بنگالی سروس۔
7-00 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن نمبر 27۔
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔ نمائش ربوہ۔
9-05 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
10-30 p.m. اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-40 p.m. لقاء مع العرب۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ریفرنڈم کے مخالف ہتھیار ڈال دیں

مشرقی تیمور میں امن فوج کے کمانڈر پیٹر کاسگرو مشرقی تیمور کے دار الحکومت ڈلی پہنچ گئے ہیں انہوں نے کہا کہ ریفرنڈم کے مخالف ہتھیار ڈال دیں۔ انڈونیشیا کے حامی رہنماؤں نے جواباً کہا ہے کہ ہم علیحدگی پسندوں کا مقابلہ کریں گے۔ علیحدگی کی تحریک کے رہنما ڈارون (آسٹریلیا) پہنچ گئے ہیں جہاں وہ مشرقی تیمور کی آزادی کا اعلان کر سکتے ہیں۔

فروٹ کمپنی میں دھماکہ 20 ہلاک

شمالی تھائی لینڈ کے ایک شہر میں پھلوں کی ایک کمپنی میں دھماکہ سے کم از کم 20-افراد ہلاک اور 100 کے قریب زخمی ہو گئے۔ نہ صرف فیکٹری ملبے کا ڈھیر بن گئی بلکہ قریب کے تین مکانات بھی تباہ ہو گئے۔ مرنے والوں کی تعداد میں اضافے کا خطرہ ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں 37 بھارتی فوجی ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے حملوں سے 37-بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے کئی پولنگ بوتھوں پر راکٹوں سے حملے کئے۔ ٹائمز آف انڈیا نے مجاہدین کی جنگی مہارت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتہائی ماہر فوجی بھی ان سے بچ نہیں پاتے۔

بھارتی وزیر داخلہ کی دھمکی

بھارتی وزیر داخلہ کرشن لعل ایڈوانی نے دھمکی دی ہے کہ اب مذہبی دہشت گردوں کو کچلا جائے گا۔ مذہبی دہشت گردی کے ذریعے بھارت میں جمہوری عمل میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

بھال ٹھاکرے کا فلسفہ

انتہا پسند ہندو لیڈر بال ٹھاکرے نے کہا ہے کہ بھارت میں مسلمانوں، عیسائیوں اور اقلیتوں کیلئے کوئی جگہ نہیں۔ بھارت میں پیدا ہونے والا ہر فرد بنیادی طور پر ہندو ہے چاہے وہ مسجد میں جائے یا مندر میں۔ انہوں نے کہا کہ میں بھارتی انتخابات پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی کا مقابلہ کرنا ہی نہیں چاہتا۔

فرانسیسی صدر کی پیشکش

فرانس کے صدر نے اسرائیل اور شام کے درمیان ثالثی کی پیشکش کر دی ہے۔ شامی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امن مذاکرات وہیں سے شروع ہونگے جہاں سے 3 سال قبل تعطل کا شکار ہوئے تھے۔ شام کا کہنا ہے کہ اسرائیل کے سابق وزیر اعظم اسحاق رابن گولان کی پہاڑیوں سے انخلاء پر راضی ہو گئے تھے۔ یہ مذاکرات 1996ء میں بن یامین نیتن یاہو کے وزیر اعظم کے بننے کے بعد تعطل کا شکار ہو گئے تھے۔

مشرقی تیمور سے واپس نہیں جائیں گے

انڈونیشی ملیشیا کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ ہم مشرقی تیمور سے واپس نہیں جائیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ مشرقی تیمور کو دو حصوں میں تقسیم کرنا ضروری ہے تاکہ ایک حصہ ان لوگوں کو ملے جو انڈونیشیا کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم بین الاقوامی فوج کی طرف سے اخراج کی بات نہیں مانیں گے۔

انور ابراہیم کی حمایت میں مظاہرہ

ملائیشیا کے دار الحکومت کوالالمپور میں سابق نائب وزیر اعظم انور ابراہیم کے حق میں ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا۔ اور ان کو حراست میں زہر دیئے جانے کی سازش کے خلاف احتجاج کیا۔ مظاہرین نے ملائیشیا کے شاہ سے اس معاملے کی تحقیقات کے لئے عدالتی کمیشن قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس پھینکی۔

واجپائی کو معمولی اکثریت ملے گی

بھارت کے انتخابات کے نتائج کے بارے میں مختلف اندازے لگائے جا رہے ہیں۔ تازہ اندازوں کے مطابق واجپائی کو معمولی اکثریت ملے گی۔

احمد موٹرز
157/13 فیروزپور روڈ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے۔ مظفر محمود۔ فون آفس 32-7572031
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں ایک منفرد اور جانا پہچانا نام
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، سٹکرز، مونوگرامز، کلاک ڈائلز، ہیلڈز، اور بہت کچھ جو آپ چاہیں سکرین پرنٹ کیا جاتا ہے۔
لاہور فون: 5150862-5123862 ای میل: knp@nexlinx.net.pk

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan ☎ 554399

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 20 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
21- ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-08
22- ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-31
22- ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-54

فوجی حکومت' احتساب 3 ماہ میں الیکشن

متحدہ اپوزیشن کے گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس نے 3 سالہ عبوری حکومت کی بجائے 3 ماہ میں فوجی حکومت قائم کر کے احتساب کرنے اور اس مدت کے اختتام پر عام الیکشن کرانے کا ایجنڈا دے دیا ہے۔ گرینڈ الائنس کو فی الحال انتخابی اتحاد نہیں بنایا جائے گا۔ الائنس کا کوئی سربراہ بھی نہیں بنایا گیا۔ الائنس نے خود مختار الیکشن کمیشن قائم کرنے' معیشت کی بحالی' وفاق کو مضبوط بنا کر صوبوں کو خود مختاری دینے' قومی ادارے بحال کرنے کا بھی عندیہ ظاہر کیا ہے۔ الائنس کے ایجنڈے میں آزاد پریس' خواتین کی زیادہ نمائندگی' دفاع اور تعلیم پر توجہ دی جائے گی۔ الائنس نے نو نکاتی ایجنڈا جاری کیا ہے جس پر الائنس کے تمام ارکان نے دستخط کئے ہیں۔

پیپلز پارٹی غالب رہی

گرینڈ الائنس میں پیپلز پارٹی کا رویہ جارحانہ رہا۔ اس نے الائنس کو انتخابی اتحاد بنانے کی مخالفت کی اور کہا کہ وہ تحریک انصاف (عمران خان) اور عوامی تحریک (طاہر القادری) کے ساتھ نہیں چل سکتی۔ کیونکہ اسے دونوں سے اختلاف ہے۔

الائنس کے نکات کا اعلان کرتے ہوئے طاہر القادری نے کہا کہ احتساب کے لئے خود مختار ادارہ بنے گا۔ 90 روز میں الیکشن کا نکتہ بھی پیپلز پارٹی کے اصرار پر مانا گیا۔ اس کے بدلے میں پیپلز پارٹی کو الیکشن سے پہلے احتساب پر راضی کیا گیا۔

حکومت کو کوئی پریشانی نہیں لگتی

وائس آف امریکہ نے اپوزیشن کے نو نکاتی ایجنڈے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اپوزیشن اپنا وجود برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تاہم حکومت کو کوئی پریشانی نہیں لگتی۔ ایم کیو ایم کے مرکزی رہنما آفتاب شیخ نے کہا کہ جی ڈی اے پھونک پھونک کر قدم اٹھا رہا ہے کیونکہ اس کے حق میں کم لوگ ہیں اور مخالفت میں زیادہ ہیں۔

کنوینئر نہ بنایا جاسکا

گرینڈ الائنس میں کوئی کنوینئر نہ بنایا جا سکا۔ پیپلز پارٹی نے نوابزادہ نصر اللہ کو کنوینئر بنانے کو کہا مگر طاہر القادری نہ مانے۔ طاہر القادری نے حروف تہجی کے اعتبار سے باری باری کنوینئر شپ دینے کی تجویز کی اور پہلا کنوینئر اے این پی کو بنانا چاہا مگر ناکام رہے۔

نوابزادہ نصر اللہ اٹھ کر چلے گئے

گرینڈ الائنس کے اجلاس کے بعد نوابزادہ نصر اللہ اٹھ کر چلے گئے اور انہوں نے پریس بریفنگ میں شرکت نہیں کی۔ پیپلز پارٹی نے اے این پی اور متحدہ کو ساتھ ملا لیا۔ طاہر القادری کی ایک نہ چلنے دی۔

عبوری حکومت کی تیاریاں

تہران ریڈیو نے کہا ہے کہ اپوزیشن عبوری حکومت کے قیام کی خفیہ تیاریاں کر رہی ہے۔ سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ نگران وزیر اعظم کے لئے ہارٹ فیورٹ ہیں۔

اسٹیبلشمنٹ کی پیداوار

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ 19 جماعتی اتحاد اسٹیبلشمنٹ کی پیداوار ہے۔ اسے عوامی پذیرائی حاصل نہیں۔ اس اتحاد کا مقصد نواز شریف کے بعد غیر ملکی آقاؤں کے نئے ایجنٹ لانا ہے۔

چناب ایکسپریس کو حادثہ۔ 30- ہلاک

پشاور سے کراچی آنے والی چناب ایکسپریس واہ کینٹ کے قریب ایک حادثے کا شکار ہو گئی جس سے 30- افراد ہلاک اور 100 زخمی ہو گئے۔ حادثے کی وجہ ایک آوارہ ریلوے انجن بنا جو کسی ڈرائیور کے بغیر چل پڑا اور چناب ایکسپریس سے ٹکرا گیا۔ سٹیشن ماسٹر اور ڈرائیور سمیت 5- ریلوے اہلکار معطل کر دیئے گئے۔

حادثہ کا شکار ہونے والے

چناب ایکسپریس کے حادثہ کا شکار ہونے والے تمام افراد کا تعلق چترال سے ہے یہ اسماعیلی افراد تھے جو مستقل سکونت کے لئے کراچی لے جائے جا رہے تھے۔ ریلوے کی طرف سے ہلاک شدگان کے لواحقین کیلئے ایک لاکھ اور زخمیوں کے لئے 10 ہزار معاوضے کا اعلان کر دیا گیا۔

زرعی ٹیوب ویلوں کے بلوں میں مزید کمی

واپڈا نے اعلان کیا ہے کہ زرعی ٹیوب ویلوں کے بلوں میں مزید کمی کر دی گئی ہے۔ نئے نرخوں کے مطابق اب بجلی کے ٹیوب ویلوں پر ڈیزل کے ٹیوب ویلوں سے کم خرچ آرہا ہے۔ نئے نرخوں کا نفاذ یکم جولائی سے ہو گا۔ اگست کے بل نئے نرخوں کے مطابق ہونگے۔

پاکستان کے قرضوں کی صورت حال

پاکستان قرضوں کے شکنجے میں کس طرح جکڑا گیا ہے اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ پاکستان کی طرف سے قرضوں کی جو سالانہ واپسی کی جاتی ہے وہ دفاعی بجٹ سے بھی زیادہ ہے۔ تین برسوں میں قرضوں کا بوجھ 9 کھرب بڑھ گیا جبکہ فی کس آمدنی 25 ڈالر کم ہو گئی۔ غربت کی شرح 9 برسوں میں 25 سے بڑھ کر 89 فیصد ہو گئی۔ 82 لاکھ افراد بے روزگار ہیں۔ 98 فیصد آبادی معاشی بدحالی سے ذہنی مریض بن گئی۔ مالیاتی اداروں نے پاکستان کو خوفناک نتائج کی وارننگ دے دی ہے۔

ہمارے ہاں جستی روم کولر۔ کوکنگ رینج۔ ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
آفس فون 5114822
5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

سستی ترین ائر ٹکٹیں
اندرون و بیرون ملک ہوائی سفر کیلئے سستی ترین ائر ٹکٹوں کیلئے آپکی اپنی ٹریول ایجنسی۔
گلیکسی ٹریول سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ٹرانسپورٹ ہاؤس۔ ایجرٹن روڈ لاہور
فون 6310449-6367099-6366588

گولا۔ پلائی ووڈ۔ کارونگز۔ ووڈ سیٹر۔ بسٹر اینڈ ماسٹر ریلنگ
یونائیٹڈ پلائی ووڈ اینڈ ہارڈویئر
کالج روڈ۔ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون آفس 5114822 فیکٹری 7930211

NATIONAL ENGINEERS TRAINING SERVICES

NETS is a sister company of **National Engineers** which holds expertise in Local Area Networking and Wide Area Networking for more than seventeen years. Our in-depth experience in the field of **Information Technology** ensures that the specially designed courses provide the highest quality training to the participants. **NETS** plans to achieve this goal through experienced and well-qualified instructors with a state-of-the-art lab.

Training Facilities
- ✓ Professional Instructors
- ✓ Student counseling for course and career selection
- ✓ Specially designed job-oriented courses
- ✓ Worldwide recognized certifications
- ✓ Job placement assistance
- ✓ Small class size for maximum attention
- ✓ Intensive hands-on-training
- ✓ 1 computer to 1 student ratio
- ✓ Air-conditioned Lab
- ✓ Branded computers
- ✓ Audio visual aids and digital data display units
- ✓ Modern and congenial atmosphere

Training Courses
- ✓ Computer for Beginners
- ✓ MCSE
- ✓ CCNA
- ✓ Internet Systems Engineer
- ✓ SAP R/3
- ✓ UNIX
- ✓ E-Commerce
- ✓ Web Development

NETS
A GATEWAY TO NEXT MILLENNIUM

4-K Commercial Market, K Block, Model Town, Lahore.
Phone: 042-5837968, 5880677 Fax: 042-5835572
http://www.nets.edu.pk